مامون حفیظ محمد منشا قاسمی

ایمان وعمل کی اہمیت

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اس کرہ ارضی پر بسنے اور زندگی گزارنے والا ہر فرد ہر منزل پر کامیابی چاہتا ہے۔ اس کی تمام جدوجہد اور سعی پیہم کا مقصد حصول فوز وفلاح ہی ہوتا ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ ایک شخص اس دنیا میں عارضی اور مادی کامیابی کو اپنی مکمل کامیابی سمجھ کر اس کے لیے کوشش کرتا ہے اور سیم وزر کے حصول میں اپنا آخری قطرہ خون نچوڑ دیتا ہے اور دوسرا دائمی زندگی اور دائمی کامیابی کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا اور عمل صالح کرتا ہے۔ چونکہ اصل زندگی آخرت کی ہے اور اصل کامیابی آخرت میں ہے' جس کا انحصار ایمان اور عمل صالح پر ہے' اس لیے اس کی اہمیت وفضیلت کتاب وسنت میں بار بار بیان کی گئی ہے۔

جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے ذریعہ بتائی گئی ہیں' ان کو دل سے سچ جاننے' زبان سے اقرار کرنے اور ظاہری اعضاء سے بجالانے کو ایمان کہتے ہیں اور اسی کی روشنی میں پیکر عمل بن جانے کو عمل صالح کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان وعمل لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اکثر مقامات پر ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر کر کے واضح کر دیا کہ ان دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایمان' عمل صالح کے بغیر ایسے ہی ہے جیسے پھول ہو مگر خوشبو کے بغیر' درخت ہو لیکن بے ثمر۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خیر القرون کے دوسرے مسلمانوں نے اس نقطے کو سمجھ لیا تھا۔ چنانچہ ان کے شجر حیات کی شاخ ثمرات اعمال سے جھکی ہوئی تھی۔ ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ ایمان کے بغیر عمل صالح کی مثال ایسے ہی ہے جیسے جسم کا ڈھانچہ تو ہو مگر بے روح' یعنی نعش کہ آدمی کے تمام اعضاء وجوارح موجود ہوتے ہیں' لیکن اپنے اوپر سے ایک مکھی کو نہیں ہٹا سکتا۔ اگر کوئی شخص ایسا عمل کرتا ہے' جو عمل صالح کے زمرہ میں آتا ہو' مثلاً راست بازی' امانت ودیانت' ہمدردی وغمگساری اور دیگر اخلاقی خوبیاں' لیکن ایمان کی دولت سے محروم ہے تو اس کے یہ اعمال دنیا میں شہرت ونیک نامی کا ذریعہ ہو سکتے ہیں لیکن اللہ کی بارگاہ میں ان کی کوئی قدر وقیمت نہ ہوگی۔

مشرکین حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی دیکھ بھال کا جو کام کرتے تھے' اس پر انھیں بڑا فخر اور ناز تھا اور اس کے

مقابلے میں جہاد اور ایمان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے' جس کا اہتمام مسلمان کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے اس وہم باطل اور خوش فہمی کے رد میں آیت نازل کر کے واضح کر دیا کہ ایمان باللہ سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن امن بالله واليوم الآخر وجهد في سبيل الله لا يستون عند الله والله لا يهدى القوم الظلمين﴾ (سورۃ توبہ:۱۹)

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا' یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

آیت کریمہ میں جہاد سے پہلے ایمان کا ذکر کر کے بتا دیا کہ جہاد جیسے عظیم کام کے لیے بھی پہلے اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے' جیسا کہ بخاری شریف میں ایک روایت ہے ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سر سے پاؤں تک لوہے میں ڈھکا ہوا پیکر آہن بن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جہاد کروں یا پہلے ایمان لے آؤں تب جہاد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے ایمان لاؤ پھر جہاد کرو۔ چنانچہ وہ ایمان لایا پھر جہاد کیا اور راہِ خدا میں شہید ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کام تھوڑا کیا مگر اجر بہت دیا گیا۔''

معلوم ہوا کہ اہل ایمان تھوڑا بھی عمل کریں تو انھیں ان کے ایمان کی بدولت اجر زیادہ ملتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص نیک عمل تو کرے لیکن اس کا دل دولت ایمان سے خالی ہے تو اس کے تمام اعمال کو ردی کی ٹوکری کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

سکون قلب اور باسعادت زندگی ایسی نعمتیں ہیں کہ ہر شخص کو اس کی تلاش ہے۔ چنانچہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بکثرت مال جمع کر لینے سے یہ چیز حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لیے مال جمع کرنا ہی ان کا مقصد حیات ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مال و دولت انسان کے لیے باعث سکون و اطمینان نہیں' نہ ہی ان سے زندگی کی وہ سعادت حاصل ہو سکتی ہے جس کی اسے تلاش ہے۔ ابدی سعادت' پاکیزہ زندگی اور قلبی سکون انھی لوگوں کو ملتا ہے جو ایمان لائے اور اعمال صالح کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الذين آمنوا وتطمئن قلوبهم بذكر الله الا بذكر الله تطمئن القلوب. الذين امنوا وعملوا الصلحت طوبى لهم وحسن ماب﴾ (الرعد:۲۹)

''جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام بھی کیے' ان کے لیے خوشخبری ہے اور بہترین ٹھکانا۔''

انسان کی اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے' جہاں اسے ہمیشہ رہنا ہے۔ اس لیے آخرت کی کامیابی ہی انسان کی اصل کامیابی ہے اور آخرت کی تمام تر کامیابی کا انحصار ایمان و عمل صالح پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر ایمان و یقین والوں کے لیے اخروی کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔ سورۃ کہف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (بقیہ صفحہ 23 پر)